باب-44

حکم (ثالث)

☆ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّـهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّـهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا۔

ترجمہ: اور اگر تمھیں (میاں بیوی میں) اختلاف اور نااتفاقی کا خوف ہو تو ایک حکم (ثالث) میاں کے خاندان سے اور ایک حکم (ثالث) بیوی کے خاندان سے مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان میں موافقت (اور اتفاق) پیدا کر دے گا۔ بے شک اللہ علم رکھتا ہے، باخبر ہے۔

(سورۃ النسآء : آیت 35)

صاحبو! ہمارے خیال میں جب میاں بیوی میں اَن بن شروع ہو جائے تو فوراً ہر دو خاندان کے پنچوں کو بلاؤ، اور فتنہ و فساد کو رفع دفع کر دو۔ ایک چیز بڑی اہم ہے اور قابلِ توجہ بھی، کہ فیصلہ کرنے والے معاملات سے پوری طرح واقف ہوں۔ وہ رسم و رواج سے بھی باخبر ہوں۔ اور ساتھ ہی اُن دونوں خاندان کے اعزاز کا بھی اندازہ کرتے ہوں، تو پھر انصاف کی زیادہ امید ہے۔

دیکھو! اس بات سے غالباً ایک نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ حتی الامکان، پنچائتوں ہی سے فیصلے کیے جائیں۔ اور عدالت کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ مقدمہ بازی میں وکیلوں کو ان کی فیس دینے اور رسومِ عدالت بھرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اس مقام میں اس بات کی طرف بھی اشارہ نکلتا ہے کہ حاکم دیسی اور ملکی ہو کیونکہ اس کے دل میں کچھ نہ کچھ ہمدردی ضرور رہتی ہے۔ مقدمہ بازی میں برباد ہونا مسلمانوں کے مناسبِ حال نہیں۔ یہ کتنی بڑی شرم کی بات ہے کہ ہمارے پاس کے قبیلوں میں، حتیٰ کہ پنچ ذات کہلانے والوں میں بھی پنچائتی نظام موجود ہے۔ یہ سب لوگ اپنی پنچائتوں کی سنتے ہیں، ان کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں۔ لیکن افسوس۔۔۔! نرے جھگڑے کرنے والے یا صلح جوئی سے کوسوں دور ہیں تو کون؟۔۔۔ مسلمان!

دیکھو! پہلے تمام شہروں کی طرف سے قاضی مقرر تھے۔ اب ان کی جگہ حکومت نے منصفوں کو اور ناظموں کو مقرر کر دیا ہے۔ ان قاضی حضرات کو کچھ زمینات دے کر فکرِ معاش سے مستغنی کر دیا گیا ہے۔ مشروط الخدمت (یعنی ملازمت کے دوران ملنے والی) جائیدادیں تو ویسے ہی نا قابلِ تقسیم یعنی non transferable ہوتی ہیں۔ یوں اب قاضی کے پاس اس کا حصہ اس قدر نہیں رہا کہ وہ اپنا اعزاز برقرار رکھ سکے۔ اب جنابِ قاضی کا کیا کام رہ گیا ہے؟ بس وہ صرف عورت مرد کا نکاح باندھ دیتا ہے۔ اس طرح قاضی ناکارہ سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ وہ اب کسی اہم دینی امور کا فیصلہ کرنے کے قابل نہیں رہے۔

ایک اور بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ حکم یعنی mediator صرف نصیحت کرنے کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ثالثی کا فیصلہ سرکار سے منظور کرالیا جائے تو اس کا اثر بھی عدالت کے فیصلہ کے برابر ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی دونوں کے دستخط لے لیے جائیں کہ حکموں کا فیصلہ جو کچھ ہو گا ناطق (legal) ہو گا۔ اگر وہ طلاق یا خلع کا حکم بھی دیں تو وہ حق اور ناطق ہو گا، lawful ہو گا۔ پھر عدالت بھی ایسے فیصلے کو رَد نہ کر سکے گی۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 5 صفحہ 16 تا 18 }

متفرقات۔ Miscellaneous

واضح ہو کہ ابو عامر راہب کی سازش سے بعض منافقوں نے مسجد قبا کے پاس ایک مسجد بنائی تھی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مسجد قبا میں جانے والوں کو اپنی مسجد کی طرف متوجہ کریں اور ان کو ورغلائیں۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار (ضرر دینا) پڑ گیا تھا۔ وہ مسجد جس کی بناء تقویٰ اور اللہ کی رضامندی پر رکھی گئی تھی، مسجد قبا ہے۔ منافقوں نے لوگوں کو ورغلانے کی ہمیشہ کوششیں کیں۔ مگر حق کے سامنے باطل کی کیا چل سکتی ہے۔۔؟ آخر وہ دنیا میں خوار ہوئے اور آخرت میں فی النّار۔۔۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 11 صفحہ 18 }

Siddiqui Publications